خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

منگل 20- اپریل 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
خطبہ نمبر 16
CPL 61
213029

منگل 20- اپریل 1999ء - 3 محرم الحرام 1420 ہجری - 20- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 87

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمنائے شہادت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔ (صحیح بخاری کتاب الجهاد باب تمنی الشهادة)

مرزا غلام قادر نے شہید ہو کر جماعت کے خلاف ایک گہری سازش کو ناکام بنا دیا

زندہ باد - غلام قادر - پائندہ باد

خلافت رابعہ کے احمدی شہداء میں مرزا غلام قادر کو نمایاں مقام حاصل ہے

مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی وہ میری آنکھوں کا تارا تھا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ فرمودہ 16-اپریل 1999ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن:-16-اپریل 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے شہادت کی عظمت واہمیت کا بیان فرمایا اور محترم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد شہید کی شہادت کی عظمت بیان کرتے ہوئے انہیں خلافت رابعہ کے شہداء میں بلند مقام کا حامل قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اور پانچ دیگر زبانوں عربی' انگلش' جرمن' بنگالی اور بوسنین میں رواں ترجمہ نشر کیا۔

حضور ایدہ اللہ نے سورہ بقرہ کی آیات 154 تا 158 کی تلاوت اور ترجمہ بیان فرمایا۔ ان آیات میں شہداء کی عظمت کا بیان ہے۔ بعد ازاں حضور نے حدیث کے حوالہ سے فرمایا جو اپنے مال کی حفاظت میں مارا جائے' دین کی حفاظت میں مارا جائے' اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ شہید ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ تمام شہادتیں مرزا غلام قادر احمد کو اکٹھی نصیب ہوئیں۔ دیگر احادیث کے حوالے سے حضور نے شہادت کی عظمت بیان فرمائی کہ مرنے کے بعد صرف شہید ایسا وجود ہوتا ہے جو دنیا میں دوبارہ جانے اور پھر شہید ہونے کی آرزو کرتا ہے ورنہ اور کوئی فوت شدہ دوبارہ دنیا میں جانے کی آرزو نہیں کرتا اس سے شہادت کی عظمت ظاہر ہوتی ہے۔ اس لئے اللہ نے فرمایا شہید کو مردہ نہ کہو وہ سب زندوں سے زیادہ زندہ ہے اس کی شہادت سے پوری قوم زندگی پاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا عزیز مرزا غلام قادر احمد کی شہادت میں کئی باتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے میں اس شہادت کو عظیم شہادت قرار دیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا سب سے پہلی قابل ذکر بات یہ ہے کہ شہید مرزا غلام قادر احمد حضرت مسیح موعود کی براہ راست ذریت کی تیسری نسل سے ہیں۔ آپ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پوتے' محترم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب اور قدسیہ بیگم صاحبہ کے بیٹے ہیں۔ قدسیہ بیگم صاحبہ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب اور نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کی بیٹی ہیں اس طرح سے حضرت مسیح موعود کی بیٹی اور بیٹے دونوں کا خون اسکی رگوں میں ہے۔ حضور نے فرمایا میرے ساتھ اس کا رشتہ اس طرح ہے کہ میری ہمشیرہ امۃ الباسط اور سید میر داؤد احمد صاحب ابن حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی سب سے چھوٹی بیٹی نصرت جہاں انکی اہلیہ ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی سب شاخوں کا خون شامل ہونا ایک غیر معمولی واقعہ ہے۔ سب بزرگوں کے خون کا یہ اجتماع شاید ہی خاندان حضرت مسیح موعود کے کسی اور لڑکے میں ہو۔ حضور نے صاحبزادہ صاحب شہید کے تعلیمی کوائف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوائف انکی ذہنی اور علمی عظمت کو ہمیشہ خراج تحسین پیش کرتے رہیں گے۔ اصل تعلیم تو ان کی واقف زندگی ہونے کی ہے۔ انہوں نے پہلے ربوہ میں پھر ایبٹ آباد پبلک سکول میں تعلیم پائی اور ایف ایس سی میں پشاور بورڈ میں اول رہے۔ پھر انجینئرنگ کی تعلیم پائی اور بی ایس سی کی۔ بعد ازاں جارج میسن یونیورسٹی امریکہ سے ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کی ڈگری حاصل کی۔ ربوہ میں کمپیوٹر کا شعبہ قائم کر کے اسے جدید خطوط پر استوار کیا۔ یہ بہت عظیم کام تھا اور اس سلسلے میں جماعت احمدیہ دنیا کے کسی ملک سے پیچھے نہیں کمپیوٹر کے بارے میں ربوہ میں ہونے والے تمام کاموں کا سہرا غلام قادر مرحوم کے سر ہے۔ وہ نہایت محنتی' خاموش طبع اور دلنواز شخصیت کے مالک تھے۔ انکسار ایسا تھا کہ بالکل بے تکلف اظہار تھا۔ وہ 21-جنوری 1962ء کو پیدا ہوئے اس اعتبار سے انکی عمر 37 سال تھی اور اب یہ عمر لازوال ہو گئی ہے انکی اہلیہ عزیزہ نصرت جہاں میری بہت پیاری بھانجی ہے۔ ان کے بچوں میں 9 سالہ بیٹی عزیزہ سطوت جہاں' 7 سالہ بیٹا کرشن احمد اور دو اڑھائی سال کے دو جڑواں بیٹے محمد معظم احمد اور نور الدین ہیں۔

حضور نے فرمایا ان کی شہادت کی ایک اور خصوصیت ایسی ہے جس نے اس شہادت کو سب شہادتوں سے بالا کر دیا ہے کہ ان کی شہادت نے ایک بہت ہی ہولناک ملک گیر فتنہ سے جماعت کو بچا لیا ہے۔ بہت گہری کمینی اور ہولناک سازش تھی۔ اگرچہ اس پہلو کو دبانے کی کوشش کی گئی ہے مگر ہمارے تمام ماہرین اس پہلو کی مزید کھوج میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کا اغوا لشکر جھنگوی کے بدنام زمانہ ملزموں نے کیا۔ چاروں انتہائی خطرناک اور کئی مقدموں میں مطلوب تھے۔ ان میں سے ہر کسی کے سر کی قیمت 20'20 لاکھ روپیہ تھی۔ حضور نے فرمایا ہمارے ماہرین کی قطعی رائے ہے کہ ان کو شیعوں پر خطرناک حملوں میں ملوث کرنا مقصود تھا تاکہ جماعت احمدیہ کو اس میں ملوث کیا جائے۔ اور محرم کے موقع پر ملک گیر فسادات کرائے جاسکیں۔ ماہرین قطعیت سے کہتے ہیں کہ اس کی وجوہات موجود ہیں کار سمیت ان کی لاش کو جلا دینا مقصود تھا اس میں دہشت گردی کے جدید ترین ہتھیار' راکٹ لانچر' گرنیڈ اور بہت سی کلاشنکوفیں بھر دینی تھیں۔ ورنہ ان کی کار سے جو یہ اسلحہ برآمد ہوا ہے۔ ایک شخص کے قتل کے لئے اتنے اسلحہ کی ضرورت نہیں ہے۔ مقصود یہ تھا کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ یہ سب کچھ جماعت احمدیہ کروا رہی ہے۔ حضور نے فرمایا عزیزم قادر شہید کا غیر معمولی کارنامہ یہ تھا کہ ان کو سمجھ آگئی کہ یہ منصوبہ ہے۔ پھر اس نے پرواہ نہ کی۔ ان کا گلا گھونٹنے کی بھی کوشش کی گئی۔ کار کے اندر خنجر بھی مارے گئے کہ بچ کر گاڑی سے باہر نہ نکل سکے۔ مگر انہوں نے بڑی سخت جانی سے نکل کر یہ سوچا کہ میرا خون سڑک پر بہہ جائے مگر جماعت اس سازش کے بداثرات سے محفوظ ہو جائے۔ قادر کی یہ وہ جدوجہد تھی جو خدا کے فضل سے کامیاب رہی۔ اس نے شدید جسمانی اذیت اٹھائی آخری دم تک لڑتا رہا۔ اور اغوا کا منصوبہ ناکام کر کے سڑک پر باہر نکل کر گولیوں کا نشانہ بننا قبول کر لیا۔ اس کی شہادت کا یہ وہ پہلو ہے جو قیامت تک اس کے خون کے ہر قطرے کو آسمان احمدیت پر روشن ستاروں کی طرح جگمگاتا رہے گا۔ حضور نے فرمایا مجھے اس بچے سے بہت محبت تھی۔ میں اس کی خوبیوں پر گہری نظر رکھتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ یہ کیا چیز ہے۔ وہ میری آنکھوں کا تارا تھا۔ ایک حسرت ہے کہ کاش کبھی اسے بتا دیا ہوتا کہ قادر تم مجھے کتنے پیارے ہو۔ حضور نے فرمایا اسکی شہادت کا ایسا غم ہے کہ کبھی کسی غم نے مجھ پر ایسی یلغار نہیں کی۔ حضور نے فرمایا آخر پر میں قادر شہید کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہوں کہ جیسے حضرت مسیح موعود کے زمانے میں حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید شہداء کے سردار تھے ان کا مقابلہ تو قادر کبھی نہیں کر سکتا۔ میرے دور میں اگر میں کسی کو پورے عزم اور یقین سے شہداء میں بلند مقام کا حامل کہہ سکتا ہوں تو وہ قادر شہید ہے۔ ہم سب ایک روز ملنے والے ہیں۔ زندہ باد۔ غلام قادر شہید پائندہ باد

خطبہ ثانیہ کے دوران حضور نے فرمایا میں نے بارہا نصیحت کی ہے کہ جو میرے سامنے بیٹھے ہیں وہ میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہ دیکھا کریں۔ اس سے مجھے سخت تکلیف ہوتی ہے خصوصاً جب ایسا جذباتی وقت ہو تو جو مجھے گھور گھور کر دیکھ رہے ہوتے ہیں اس سے مجھے سخت پریشانی ہوتی ہے۔

بعد ازاں حضور نے نماز جمعہ کے بعد صاحبزادہ صاحب شہید کی نماز جنازہ غائب پڑھائی یہ نماز جنازہ بھی ایم ٹی اے نے لائیو ٹیلی کاسٹ کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو

سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز- فرمودہ 22- جنوری 1999ء بمطابق 22 صلح 1378 ھش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے سورۃ آل عمران آیت 104 کی تلاوت کے بعد فرمایا-

اور تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجے میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیت کے تعلق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ایک تشریح سے میں اس خطبے کا آغاز کر رہا ہوں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اسی آیت کے تعلق میں کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں۔ اس کا اردو ترجمہ یہ بنتا ہے۔ حضرت الحرث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا۔ یہاں حضرت کا لفظ ترجمہ کرنے والے نے اپنی طرف سے لکھ لیا ہے ورنہ حدیث کے الفاظ میں حضرت کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہ حضرت کا لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال فرمایا ہو۔ آپؐ نے فرمایا (-) پس ترجمہ کرنے والے احتیاط کیا کریں کہ جب حدیث کا ترجمہ کرتے ہیں تو جو لفظ رسول اللہ ﷺ نے استعمال نہیں فرمایا اور پڑھنے میں وہ اچھا بھی نہیں لگتا کہ رسول اللہ ﷺ زکریا کا ذکر فرما رہے ہوں یا یحییٰ کا اور حضرت کر کے مخاطب کر رہے ہوں تو اتنا ہی رہنے دیں جتنا حدیث کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ باتوں کا حکم دیا تھا اور میں بھی تم کو پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے۔ جو پانچ باتیں ان کو اللہ تعالیٰ نے اذن کے طور پر بتائیں دراصل وہی پانچ باتیں ہیں جو تمام انبیاء کو بتائی جاتی ہیں مگر خصوصیت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کسی حکمت کے پیشِ نظر ان دونوں کا ذکر فرمایا ہے اور اسی تعلق میں اس آیت وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ کی تشریح فرمائی ہے۔ مین بھی تم کو ان پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں۔ مطلب ہے وہی پانچ باتیں جو ان کو کہی گئی تھیں یا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ میں بھی تمہیں ان کی طرح پانچ ہی باتوں کا حکم دیتا ہوں اور ضروری نہیں کہ وہی پانچ باتیں ہوں یہ بات ترجمے میں دونوں طرح بیان کی جا سکتی ہے اس لئے دونوں امکانات کھلے رہنے چاہئیں۔

اول جماعت کے ساتھ رہو۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا جماعت کے ساتھ رہو۔ امام وقت کی باتیں سنو۔ اب یہ امام وقت کی باتیں سنو ہمارے احمدی مترجمین نے اپنی طرف سے داخل کر لی ہے حالانکہ میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ احادیث کے ترجمے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس سے استنباط کرنے کا ہر ایک کو حق ہے کہ امام وقت کا استنباط ہو سکتا ہے لیکن جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے نہیں فرمائی وہ تشریح کے طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جو الفاظ ہیں وہ یہ ہیں، اب میں اصل الفاظ کی طرف واپس جاتا ہوں۔ وَاَنَا اٰمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اَللّٰہُ اَمَرَنِیْ بِھِنَّ۔ اور میں بھی تمہیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جن کا حکم مجھے اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔

بِالْجَمَاعَۃِ، صرف یہ لفظ ہیں کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو (-) اور سنو اور اطاعت کرو۔ یہ دین بناؤ اپنا کہ جماعت کے ساتھ چمٹے رہو اور سنو اور اطاعت کرو (-) اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو (-) پس وہ شخص جو جماعت سے نکل گیا (-) ایک بالشت بھر بھی (-) اس نے اسلام کا کالر جو گلے پہ باندھا ہوا تھا جس کے ذریعے وہ اسلام سے بندھا ہوا تھا، یہاں اعتصام کا لفظ ذہن میں رکھیں تو پھر یہ ترجمہ واضح ہو جاتا ہے، اسلام تو اس کے گلے پر اس طرح ہے جیسے کسی کو جکڑا گیا ہو اس میں، وہ اس سے ہٹ کے باہر نہ جا سکتا ہو یہ اعتصام ہے۔ پس فرمایا کہ اس چکر کو جو گلے میں ہے اس کو ملحوظ رکھے (-) یعنی جو لفظ تھا اس کا ترجمہ ہے کڑا۔ گویا اسلام کا کڑا اس نے اپنی گردن سے اتار دیا۔ اگر وہ ان باتوں پر عمل نہیں کرے گا تو اس نے اس کڑے کو اتار پھینکا سوائے اس کے کہ وہ دوبارہ نظام جماعت میں شامل ہو۔ یہاں 'نظام جماعت' کا لفظ نہیں ہے۔ جماعت میں شامل ہو۔ سوائے اس کے کہ دوبارہ جماعت میں شامل ہو اور جو شخص جاہلیت کی باتوں کی طرف بلاتا ہے وہ جہنم کا ایندھن ہے۔

صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خواہ ایسا شخص نماز بھی پڑھتا ہو اور روزے بھی رکھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا ہاں خواہ وہ نماز بھی پڑھے اور روزے بھی رکھے اور اپنے آپ کو مسلمان بھی سمجھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہلو سے نمازوں اور روزوں کی ادائیگی اور ظاہری طور پر اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا خدا تعالیٰ کے نزدیک کافی نہیں ہے۔ جب بھی وہ شخص جماعت سے الگ ہوا، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے قائم کردہ نظام سے الگ ہوا تو اس کی نیکیوں کی کوئی بھی حیثیت خدا کے نزدیک نہیں رہے گی، کوئی بھی قدر نہیں رہے گی۔ ایک اور حدیث میں اس مضمون کو یوں ظاہر کیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی نیکیوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جاؤ یہ تمہاری نیکیاں بھی اور تم بھی جہنم کا ایندھن ہو۔

تو وہ نیکی جو محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات سے چمٹے رہنے میں ہے وہ آج بھی ممکن ہے اگر آپ کے قائم کردہ نظام جماعت سے چمٹ جاؤ۔ اب یہاں لفظِ نظام تو میرا ہے مگر حدیث سے بالکل واضح ہے کہ جماعت سے چمٹنے کا مطلب نظامِ جماعت سے چمٹنا ہے۔ اگر اس کو مضبوطی سے پکڑ لو تو پھر تمہارا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا اس صورت میں یہ مراد نہیں ہے کہ پھر

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمازوں کی ضرورت نہیں، روزوں کی ضرورت نہیں، نیکیوں کی ضرورت نہیں۔ مراد ہے یہ چیزیں تب کام آئیں گی۔ اگر جماعت کو چھوڑ دیا تو یہ چیزیں جہنم کا ایندھن کہلائیں گی۔ اگر جماعت کو پکڑے رکھو گے تو پھر تمہاری نمازوں میں جان آئے گی، تمہاری زکوۃ میں جان آئے گی، تمہاری دوسری نیکیوں میں بھی جان پڑ جائے گی۔

ایک اور حدیث ہے حضرت ابو ثعلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔ یہ دار قطنی سے لی گئی ہے اور پہلی حدیث مسند احمد بن حنبل سے لی گئی تھی۔ حضرت ابو ثعلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ پس جو پہلے فرائض کا ذکر گزرا ہے یہ وضاحت کی خاطر میں کر رہا ہوں کہ وہ فرائض جماعت کو چمٹنے سے ضائع نہیں ہوں گے بلکہ کام آئیں گے۔ فرائض کو چھوڑنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر کئے ہیں تم انہیں ضائع نہ کرنا۔ اس نے کچھ حدیں مقرر کی ہیں تم ان سے آگے نہ بڑھنا اور ان کو پامال نہ کرنا۔ اس نے کچھ چیزیں حرام کی ہیں تم ان کا ارتکاب نہ کرنا، کچھ باتوں کا ذکر اس نے چھوڑ دیا ہے صرف تم پر رحم کرتے ہوئے نہ وہ بھولا ہے نہ اس نے غلطی کھائی ہے۔ پس ان کے متعلق کرید اور جستجو نہ کرنا۔

روزمرہ کے امور میں بہت سی ایسی باتیں ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے شریعت میں نہیں فرمایا اور اپنے نفس پر یا ہر شخص کی استطاعت کے مطابق معاملے کو کھلا رکھا ہے۔ بعض لوگ جو زیادہ نیک ہوں اور ان کے اندر نیکی کی زیادہ استطاعت ہو وہ ایسے مواقع پر جو بھی راہ اپنے لئے تجویز کریں گے وہ بعض دوسروں کے مقابل پر زیادہ سخت راہ اور زیادہ قوی اور زیادہ سیدھا چڑھائی چڑھنے والی راہ ہو گی لیکن اس کے مقابل پر کچھ ایسے لوگ بھی ہونگے جو نسبتاً نرم راہ اپنے لئے تجویز کریں گے کیونکہ ان کی استطاعت ہی کمزور ہے ایسی صورت میں ان کو اختیار ہے اور ان پر کوئی جرم نہیں عائد کیا جا سکتا کہ تم نے گناہ کیا ہے، تم نے قرآن کی تعلیم سے انحراف کیا ہے۔ یہ مضمون ہے جو اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ باتیں نرمی کی خاطر، رحم کرتے ہوئے کھلی چھوڑ دی ہیں تاکہ ہر شخص اپنی استطاعت کے مطابق ان میں سے ایک راہ تجویز کر لے جو اس کے مزاج کے مطابق ہو، اس کی استطاعت کے مطابق ہو اور اس پر پھر اللہ کی طرف سے کوئی حرف نہیں ہو گا۔

اب ایک اور حدیث اسی تعلق میں میں بیان کرنی چاہتا ہوں۔ وہ صحیح بخاری کتاب الاعتصام سے لی گئی ہے جس کا ترجمہ یوں ہے کہ حضرت ابوبردہ اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا میری اور اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو ایک قوم کے پاس گیا اور کہنے لگا میں نے دشمن کا لشکر اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں واضح رنگ میں تم کو ڈرانے کے لئے آیا ہوں۔ پس تم اپنے تئیں بچاؤ۔ تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دئے۔ اب یہ ایسا ہی قصہ ہے جیسے حضرت لوطؑ کا معاملہ تھا۔ آپ نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔ کچھ لوگ تھے جنہوں نے بات مانی اور رات ہی رات وہ اپنی بستی سے روانہ ہو گئے اور باقی سب قوم نے اس تنبیہ کو حقیر جانا، کوئی حیثیت نہ دی۔

تب کچھ لوگوں نے اس کی بات مانی اور رات ہی رات اطمینان سے نکل کر چل دئے۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ جھوٹا معلوم ہوتا ہے اور اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہو۔ وہ اپنے ٹھکانوں ہی پر پڑے رہے۔ آخر صبح سویرے دشمن کا لشکر ان پر آپڑا، ان کو تباہ و برباد کر دیا۔ اب دشمن کے لشکر سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تعلق میں تو یہ بنے گا کہ جیسے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تنبیہ فرمائی تھی کہ ایک میں لشکر دیکھ رہا ہوں اور وہ لشکر لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر وہ الٰہی فوج تھی، فرشتوں کا لشکر تھا جس کا قرآن کریم میں کئی جگہ ذکر ملتا ہے۔ پس جب بھی دشمن تباہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جس لشکر کو دیکھا تھا وہی لشکر اترا ہے اور وہ فرشتوں کا لشکر تھا ورنہ مسلمان صحابہ میں جو آپؐ کی معیت میں لڑ رہے تھے ان میں یہ حیثیت ہی کہاں تھی بے چاروں میں، یہ طاقت کہاں تھی کہ بڑے طاقتور دشمن کو زیر کر دیں جن کے مقابل پر وہ کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔

پس آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جس لشکر کی بات کر رہے ہیں وہ دراصل فرشتوں کا لشکر ہے جس کے وعدے قرآن کریم میں بار بار دئے گئے ہیں اور وہی خدا تعالیٰ کے منشاء کو دنیا میں جاری کرتے ہیں۔ لوطؑ کی قوم میں بھی اسی قسم کا معاملہ ہوا تھا۔ وہ فرشتے عذاب دینے کے لئے آئے مگر انہوں نے عذاب کے لئے دوسرا رنگ اختیار کیا، پتھراؤ کیا۔ جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں عذاب دینے کا ایک اور رنگ اختیار فرمایا گیا۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ضرور سچا کرتا ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ تنبیہ دینے والے گزر جائیں اور ان کی باتوں کو کلیۃً قوم نظر انداز کر دے اور پھر الٰہی لشکروں کے ذریعے یا جن لشکروں کے ذریعہ سزا دینا خدا کو منظور ہو ان کے ذریعہ ان کو سزا نہ دی جائے۔

پس یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت کی اور اس کی جو میں لے کر آیا ہوں اور ان لوگوں کی جنہوں نے میری اطاعت نہ کی اور جو حکم لے کر آیا ہوں اس کو جھٹلایا ان کی بھی اسی کے اندر مثال ہے۔ پس بارہا ہم جماعت احمدیہ کی مخالفت کرنے والوں کو یہ تنبیہ کر چکے ہیں اور کرتے رہے ہیں اور کرتے رہیں گے ان کو وہ خدا کے فرشتے دکھائی نہیں دے رہے جو حضرت مسیح موعود (-) کو دکھائی دئے اور ہمیں دکھائی دے رہے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا وہ فرشتے اس دفعہ کچھ اور سلوک کریں۔ پہلے تو اللہ کی ہدایت کو مانتے ہوئے جب اس کی طرف سے یہ حکم آ جائے کہ اب تم ان مخالفوں کی قوم کو ملیامیٹ کر دو، وہ رکے رہیں یہ ہو نہیں سکتا، لازماً اب بھی وہی فرشتے اسی حکم کی اطاعت کریں گے جو حکم اللہ کی طرف سے ان کو دیا جائے گا۔ وہ جو بھی ہو گا یہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ کیا ہو گا مگر میں تو تنبیہ کے بعد تنبیہ کرتے ہوئے جگانا چاہتا ہوں وہ اپنی طاقت کے نشے میں کلیۃً غافل ہو چکے ہیں۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتے کہ ہم جو اتنے طاقتور ہیں ہم پر بھی خدا کی پکڑ آ سکتی ہے۔ یہی حال دنیا کی دوسری بڑی طاقتوں کا ہے، امریکہ کو دیکھو، یہود کو دیکھو، ان کو جو غلبے نصیب ہوئے ہیں دنیا میں وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ ان کے غلبوں کو توڑ سکتا ہے اور لازماً اس نے توڑنا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ہمیں وہ دن دکھائے گا یا اس سے پہلے ہمیں واپس بلا لے گا مگر یہ بات قطعیت کے ساتھ قابل یقین ہے یعنی یقین کریں اس امر پر ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شک نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے یہ انذار کے وعدے ان خدا بننے والوں کے خلاف بھی ضرور پورے ہونگے۔ ناممکن ہے کہ یہ وعدے پورے نہ ہوں۔ کیسے ہونگے یہ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ہم ان کو دیکھیں یا دیکھنے سے پہلے خدا تعالیٰ ہمیں واپس بلا لے یہ اس کی مرضی ہے ہر طرح سے ہم راضی ہیں مگر یہ وعدے تو ٹل نہیں سکتے۔ کوئی دنیا کی طاقت نہیں ہے جو ان وعدوں کو ٹال سکے۔

حضرت مسیح موعود (-) نے اسی مضمون کو ایک اور آیت کے حوالے سے پیش فرمایا ہے جو ہے (-) اللہ نے فرض کر لیا، لکھ رکھا ہے اپنے اوپر کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے۔ اس تحدی کے بعد کون سوچ سکتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول غالب نہ آئیں۔ اگر ذرا بھی کسی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دل میں وہم ہو کہ یہ بات ٹل سکتی ہے تو اس کا ایمان ٹل گیا اور اس کے ایمان کا کچھ بھی باقی نہ رہا۔ یہ بات نہیں ٹل سکتی یہ خدا کا فرمان ہے لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِی فرماتے ہیں: "یاد رکھو خدا کے بندوں کا انجام کبھی بد نہیں ہوا کرتا اس کا وعدہ کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغلِبَن اَنَا وَرُسُلِی (المجادلہ آیت ۲۲) بالکل سچا ہے اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں"۔

اسی وقت پورا ہوتا ہے جب مخالفت کریں۔ یہ مراد نہیں ہے کہ جب مخالفت نہ کریں تو پورا نہیں ہوتا۔ مراد یہ ہے اس وقت لوگوں کو پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے، روز روشن کی طرح پورا ہوتا دکھائی دیتا ہے ورنہ یہ وعدہ تو بہر حال پورا ہونا ہے۔ اگر مخالفت چھوڑ دیں گے تو ویسے ہی غالب آ جائے گا خدا کا رسول، مخالفت کریں گے تو ان کو نامراد کر دیا جائے گا، ان کی مخالفتیں پارہ پارہ ہو جائیں گی اور پھر بھی خدا کا وعدہ پورا ہو گا۔ یہ مراد ہے کہ اس وقت لوگ پھر دیکھ لیتے ہیں کہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ "اور یہ اسی وقت پورا ہوتا ہے جب لوگ اس کے رسولوں کی مخالفت کریں۔ فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔ اور یہ مخالفت خدا کے پاک لوگوں کی تائید میں گواہ بن جایا کرتی ہے کیونکہ فرمایا "فریبی مکاروں کی دنیا مخالفت نہیں کیا کرتی"۔

اب آپ دیکھ لیں دنیا میں کیسے کیسے فریب خدا کے نام پر چلائے جا رہے ہیں۔ ایسے لوگ اٹھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے پاس وہ ساری طاقتیں ہیں کہ ایک پھونک سے تمہاری کائنات ہی بدل سکتے ہیں۔ قبروں کے پجاری لوگوں کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اس قبر کے پجاری بن کر ہم نے یہ کچھ پایا ہے اور یہ تمہیں بھی دے سکتے ہیں۔ اتنے حیرت انگیز واضح طور پر جھوٹے اور لچر دعوے ہیں کہ کوئی معقول انسان ایک لحہ کے لئے بھی ان کو قبول نہیں کر سکتا مگر وہ لوگ جو خدا کے انبیاء کی مخالفت کرتے ہیں ان کی عقل ماری جاتی ہے، عقل ماری جاتی ہے خود غرضی کی وجہ سے اور انا کی وجہ سے۔ ان کا مذہب سوائے اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے کچھ بھی نہیں رہتا۔ پس جب دنیا کے اسباب سے وہ اپنے مقاصد حاصل نہیں کر سکتے تو ان جھوٹے پیروں فقیروں کی طرف، ان قبروں کے مجاوروں کی طرف دوڑتے ہیں اور کہتے ہیں شاید ان کے ذریعے ہمارے پلے مرادیں آ جائیں یا ہماری مرادیں ہمارے پلے میں ڈال دی جائیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ خدا کے برگزیدوں کی مخالفت کے بعد انہوں نے اپنی بھلائی کے سارے رستے منقطع کر لئے ہوتے ہیں اور مخالفت اسی کی کرتے ہیں جو خدا کا برگزیدہ ہو۔ جو برگزیدہ نہ ہو اس کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ اس کی جوتیاں اٹھاتے، اس کے قدم چاٹتے ہیں کہ کسی طرح ان کی منہ مانگی مرادیں پوری ہو جائیں۔

"سچے کے ساتھ ایک بڑے طوفان کے بعد لوگ ملا کرتے ہیں"۔ فرمایا سچے کے ساتھ طوفان آتے ہیں۔ ان طوفانوں سے گزر کر، ان طوفانوں کے سارے مصائب اور تھپیڑے برداشت کرتے ہوئے ان سے نکل کر جو سچوں کے پاس پہنچیں انہی کی مرادیں پوری ہوتی ہیں، انہی کو خدا ملا کرتا ہے۔ اس لئے فرمایا کہ اے جماعت اس بات سے گھبرانا نہیں، تمہاری خاطر خدا تعالیٰ نے یہ نظام بنایا ہے تاکہ تم میں سے پاک اور صاف اور ستھرے الگ ہو جائیں اور جھوٹے اور دنیادار اور دنیا پرست اور انانیت کے پجاری تم سے بالکل جدا ہو جائیں۔ یہ مقصد ہے اس حکمت عملی کا کہ سچوں کی مخالفت بھی ہو اور اس مخالفت میں سے گزرتے ہوئے سچوں کے قدموں تک انسان پہنچے۔

فرماتے ہیں "یہ سب امور مخالفت وغیرہ خدا کی طرف سے ہوتے ہیں اور اس میں وہ اپنے بندے کا صبر دیکھتا ہے اور دکھلاتا ہے کہ دیکھو جس کو میں انتخاب کرتا ہوں وہ کیسے بہادر ہیں کیونکہ جھوٹے کے لئے پانچ چھ دشمن ہی کافی ہوتے ہیں لیکن ان کے مقابلے پر ایک دُنیا دشمن ہوتی ہے پھر بھی یہ غالب آتے ہیں"۔ مثال دے رہے ہیں کہ ایک جھوٹا تحصیلدار جس کو وقت کی حکومت نے تحصیلدار مقرر نہ کیا ہو اگر ایک گاؤں میں چلا جاوے اور ایک ادنیٰ سا آدمی یہ کہہ دے کہ مجھے اس کی تحصیلداری میں شک ہے"۔ کھڑے ہو کر یہ اعلان کر دے کہ مجھے شک ہے یہ تحصیلدار نہیں ہے۔ "تو آخر کار وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا"۔ کیونکہ یہ بات عام ہو جائے گی اس کے دل کا چور بتائے گا کہ ہو سکتا ہے تم پکڑے جاؤ اس لئے یہاں سے نکلنے کی کوشش کرو۔

"وہ اسی دن وہاں سے کھسک جاوے گا کہ میرا پول کھل جائے گا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میں چور ہوں"۔ یعنی ایسا جھوٹا تحصیلدار جانتا ہے کہ میں چور ہوں۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی" خدا کے بندے ہیں وہ جانتے ہیں کہ خدا نے مقرر فرمایا ہے ان کی سچائی کا نشان ان کی استقامت میں ہے۔ "جھوٹے کی استقامت کچھ نہیں ہوتی لیکن خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی استقامت کا فوق الکرامت نمونہ دکھاتا ہے اور اُسے دیکھ دیکھ کر لوگ تنگ آ جاتے ہیں"۔ یعنی اتنی مخالفت کرتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ اتنی مخالفت کے بعد جس شخص کو اپنے موقف پر قائم نہیں رہنا چاہئے اور جو کچھ دعاوی کئے ہیں ان سے توبہ کر لینی چاہئے ان معنوں میں تنگ آ جاتے ہیں کہ کس مصیبت سے پالا پڑ گیا ہے یہ باز ہی نہیں آتا کسی قیمت پر اپنا موقف تبدیل کرنے کو تیار نہیں ہے۔ ہر قسم کے مصائب، ہر قسم کی مشکلات میں سے یہ بھی گزر رہا ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی گزار رہا ہے ان معنوں میں تنگ آ جاتے ہیں اور آخر کار بول اٹھتے ہیں کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ "سچائی پر اگر ہزار گرد و غبار ڈالا جائے پھر بھی وہ باہر نکل کر اپنا جلوہ دکھائے گی"۔

پس جماعت احمدیہ کے لئے اس میں بہت بڑا سبق ہے ثابت قدم رہو، ہر قسم کی مخالفت کو خدا تعالیٰ کی تقدیر کے طور پر جو تقدیر تمہیں اونچا کرنے کے لئے جاری کی گئی ہے قبول کرو۔ اور ہرگز ذرہ بھی بزدلی نہ دکھاؤ۔ قائم رہو، قائم رہو، قائم رہو یہاں تک کہ دشمن تنگ آ جائے، بیزار ہو جائے۔ وہ کہے کن لوگوں سے پالا پڑا ہے ہر کوشش کر دیکھی ہر کوشش کو ان لوگوں نے نامراد کر دکھایا ہے۔ اس وقت پھر دنیا بول اٹھتی ہے کہ یہ سچوں کی استقامت ہے۔ سچوں کی استقامت کو گرد و غبار سے ڈھانکا نہیں جا سکتا بالآخر یہ نور وہ ہے جو ظاہر ہو گا۔

اس کے لئے کچھ گریہ وزاری بھی کرنی پڑتی ہے، عاجزی اور انکساری سے خدا کے حضور جھکنا پڑتا ہے اس سلسلے میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی بعض نصائح میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرمایا "خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے وہ اسے خائب و خاسر کرے اور ذلت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے"۔

اب یہاں "نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے" یہ مراد نہیں ہے کہ ذاتی خواہش کو اس کے حضور پیش نہ کرے۔ نفسانی خواہش اور ذاتی خواہش میں فرق ہے۔ نفسانی خواہش میں انسان اپنے نفس سے مغلوب ہو کر بعض خواہشات کرتا ہے جو حرص و ہوا کی خواہشات ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ قدر کی نظر سے نہیں دیکھتا ایسا دعا کرنے والا مستجاب الدعوات نہیں ہو سکتا، اس کی دعائیں مقبول نہیں ہوں گی۔ پس وہ شخص جس کی دعائیں مقبول ہوتی ہیں اس کے متعلق یہ بات بھی قطعی ہے کہ جو اس نے مانگا ہے خواہ جوتی کا تسمہ بھی مانگا ہو، نفسانی خواہش کی وجہ سے نہیں ایک ذاتی ضرورت کی وجہ سے، ایک بندے کی حیثیت سے جو عاجز بشر ہے وہ خدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے ہی مانگے گا اور کس سے مانگے گا مگر نفسانی خواہش کے مطابق نہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس کی مرادیں ضرور پوری کی جاتی ہیں اور جس کی دعائیں اللہ تعالیٰ ضرور سنتا ہے۔

فرماتے ہیں "اور خالص ہو کر اس کی طرف جھک جاوے۔ جو اس طرح جھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے"۔ یہ نہیں کہ اس کی مشکلات نہیں ہیں لیکن مشکلات پڑتی ہیں ان مشکلات سے نکلنے کی راہیں اس کو دکھائی جاتی ہیں اور اس پر آسان کر دی جاتی ہیں۔ "جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے (-) (الطلاق: ۳،۴)۔ اس جگہ رزق سے مراد روٹی وغیرہ نہیں بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں"۔ یہ جو پہلا فقرہ ہے روٹی وغیرہ نہیں اس کا یہ مطلب نہ سمجھیں کہ ایسے شخص کو دنیاوی رزق نہیں ملتا۔ مراد یہ ہے کہ اول مراد وہ رزق ہے جو اللہ کی طرف سے آتا ہے۔ اس میں علوم کا رزق، ذہن کی روشنی کا رزق، دل کے کشادہ ہونے کا رزق جو خدا کے نور کی خاطر کشادہ کیا جاتا ہے۔ اس میں زیادہ سے زیادہ سما سکے۔ یہ سارے رزق اس سے ملتے ہیں جن کے ساتھ ساتھ ان کے پیچھے پیچھے دنیاوی رزق بھی اس کو ملتا ہے۔ یہ بات حضرت مسیح موعود (-) کی پوری عبارت پڑھنے سے کھل جاتی ہے۔

"بلکہ عزت علم وغیرہ سب باتیں جن کی انسان کو ضرورت ہے اس میں داخل ہیں۔ خدا تعالیٰ سے جو ذرہ بھر بھی تعلق رکھتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا"۔ (-) (سورۃ الزلزال آیت ۸)۔ ایک ادنیٰ سا ذرہ بھی نیکی کا کرو گے تو اسے دیکھ لو گے۔ جو بھی نیکی کا ایک چھوٹا سا ذرہ بھی بجا لاتا ہے یَرَهٗ اس کا نیک اثر، اس کا نتیجہ وہ ضرور دیکھ لے گا۔ اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "ہمارے ملک ہندوستان میں نظام الدین صاحب اور قطب الدین صاحب اولیاء اللہ کی جو عزت کی جاتی ہے وہ اسی لئے ہے کہ خدا تعالیٰ سے ان کا سچا تعلق تھا اور اگر یہ نہ ہوتا تو تمام انسانوں کی طرح وہ بھی زمینوں میں ہل چلاتے، معمولی کام کرتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔

اب یہاں ایک اشتباہ ہے جو دور ہو جانا چاہئے جو حضرت مسیح موعود (-) کی واضح کھلی کھلی تعلیمات کے خلاف نتیجہ نکل سکتا ہے، جو نتیجہ نکالنا کسی دیانتدار انسان کے لئے جائز نہیں ہے۔ جس نے حضرت مسیح موعود (-) کی دوسری تحریریں پڑھی ہوں وہ کبھی وہم بھی نہیں کر سکتا کہ اس تحریر کا یہ مطلب ہے۔ یعنی یہ مراد نہیں ہے کہ جو لوگ ان کی قبروں کی عزت کر رہے ہیں، جو ان کی قبروں کے پجاری بنے ہوئے ہیں، جو ان کی مٹی سے بھی فیض حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں وہ جائز کام کر رہے ہیں اور ان کی بڑائی ان کے ان کاموں کے جواز کا ثبوت ہے۔ یہ دو الگ الگ باتیں ہیں۔ ان کی بڑائی اپنی جگہ، اگر وہ بڑائی نہ ہوتی تو لوگ اس کثرت کے ساتھ ان کی طرف مائل نہ ہوتے صرف یہ نتیجہ نکالا ہے۔ جس رنگ میں وہ مائل ہو رہے ہیں وہ خود دنیادار ہیں اور دنیاداری کے طریق پر ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں جو ہرگز جائز نہیں ہے۔ تو مسیح موعود (-) کی کسی تحریر کو باقی تحریروں سے جدا کر کے اس طرح پڑھنا نہیں چاہئے کہ بنیادی بات سمجھنے کی بجائے غلط نتائج نکال لیں اور قرآن اور حدیث کی تعلیمات کے خلاف نتائج اخذ کریں۔

"مگر خدا تعالیٰ کے سچے تعلق کی وجہ سے لوگ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں"۔ خدا تعالیٰ سے تعلق سچا تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے دلوں کو اس طرف مائل کر دیا اور وہ ان کی مٹی کی بھی عزت کرتے ہیں مگر ان کے عزت کرنے کے طریق کیا ہیں یہ الگ بات ہے کہ وہ جائز طور پر وہ عزت کرتے ہیں یا ناجائز طور پر، دینی مقاصد کی خاطر یہ عزت کرتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دینی مقاصد کی خاطر بھی عزت کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) کی قبر کی مٹی کو بھی لوگ پیار سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ جو سچے ہیں ان کے ذہن میں شرک کا شائبہ تک نہیں ہوتا۔ وہ وہم و گمان بھی نہیں کر سکتے کہ اس مٹی تلے دبا ہوا انسان خدائی طاقتیں رکھتا ہے اور ہمیں کچھ دے سکتا ہے۔ وہ عزت کرتے ہیں اس لئے کہ یہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔ پس اس کی مٹی سے بھی اللہ کی محبت کی خوشبو آتی ہے وہ ندا اٹھتی ہے جو اس کے دل سے اٹھا کرتی تھی۔ پس دیکھیں مٹی کی عزت کرنے میں کتنا فرق ہے۔ پس اگر اس پہلو سے اس تحریر کو سمجھیں تو بالکل جائز اور سو فیصدی درست ہے کہ خدا کے برگزیدہ لوگوں کی قبروں کی مٹی کی بھی عزت کی جاتی ہے، ان سے پیار کیا جاتا ہے۔ یہ وجہ نہیں کہ مٹی ان کو کچھ دے گی بلکہ اس لئے کہ وہ شخص خدا کی خاطر مٹی ہو گیا تھا۔

فرماتے ہیں: "**خدا تعالیٰ اپنے بندوں کا حامی ہو جاتا ہے۔ دشمن چاہتے ہیں کہ ان کو نیست و نابود کریں مگر وہ روز بروز ترقی پاتے ہیں اور اپنے دشمنوں پر غالب آ جاتے ہیں** جیسا کہ اس کا وعدہ ہے كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب رہیں گے۔ اول اول جب انسان خدا تعالیٰ سے تعلق شروع کرتا ہے تو سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہوتا ہے مگر جوں جوں وہ تعلقات الٰہی میں ترقی کرتا ہے توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ اب یہاں دیکھیں "بڑا بزرگ بن جاتا ہے"۔ کوئی یہ سمجھے گا کہ پہلے بزرگ نہیں ہوتا اب بزرگ بنا ہے حالانکہ یہ سارا سلسلہ گواہ ہے کہ بزرگ تھا تو یہ باتیں اس نے کی تھیں۔ پس اس کا مطلب پھر کیا ہوا؟ وہ بڑا بزرگ بن جاتا ہے اس کی تشریح حضرت مسیح موعود (-) کے الفاظ میں سنئے۔

"توں توں اس کی شہرت زیادہ ہوتی ہے حتّٰی کہ وہ ایک بڑا بزرگ بن جاتا ہے۔ جیسے خدا تعالیٰ بڑا ہے اسی طرح جو کوئی اس کی طرف زیادہ قدم بڑھاتا ہے وہ بھی بڑا ہو جاتا ہے"۔ یہاں یہ مراد نہیں ہے جو اس بندے کی طرف قدم بڑھاتا ہے بلکہ جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے چونکہ وہ بزرگ ہے اس لئے جو خدا کی طرف قدم بڑھاتا ہے وہ خدا کی بزرگی کے معنوں میں بزرگ ہو جاتا ہے "حتّٰی کہ آخر کار خدا تعالیٰ کا خلیفہ ہو جاتا ہے"۔ یہ خلیفۃ اللہ کا مضمون ہے جو قرآن کریم میں بیان ہوا ہے۔ تمام وہ جن کو خدا تعالیٰ نے اس زمین میں خلیفہ بنایا ان کے اندر یہ قدر مشترک تھی کہ دنیا کو چھوڑ کر خدائے بزرگ و بالا کی طرف بڑھے اور چونکہ خدا بزرگ تھا اس کی خاطر انہوں نے دنیا کو ترک کر دیا اس لئے اللہ نے ان کو اپنا لیا اور اپنی بزرگی سے حصہ دیا اور یہی وہ بزرگی ہے جس کی باتیں حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں۔

فرمایا "اس توبہ کو کھیل نہ خیال کرو اور یہ نہ کرو کہ اسے یہیں چھوڑ جاؤ"۔ کیا مراد ہے؟۔ قادیان میں جو بیعت کرنے کی غرض سے آتے تھے، جو نئے احمدی ہوتے تھے، ان سے خطاب فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ نہ ہو کہ توبہ کرو اور اس توبہ کو یہیں پیچھے چھوڑ جاؤ۔ یہ جو توبہ کی ہے یہ تو اب زندگی بھر ساتھ دے گی اور ساتھ دے گی تو توبہ ہوگی ورنہ توبہ نہیں ہے۔ "بلکہ اسے امانت اللہ تعالیٰ کی خیال کرو"۔ اب یہ تمہارے پاس امانت ہو گئی ہے۔ "توبہ کرنے والا خدا تعالیٰ کی اس کشتی میں سوار ہوتا ہے جو کہ اس طوفان کے وقت، اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ اس نے مجھے فرمایا ہے (-) کشتی بنا اور پھر یہ بھی فرمایا ہے (-) کہ یقیناً وہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں وہی ہیں جو اللہ کی بیعت کرتے ہیں یعنی اللہ نے جو حکم دیئے ہیں تیری بیعت کے بعد ان حکموں کے سوا تو کوئی اور حکم نہیں دیتا۔ بعینہٖ وہی حکم دے رہا ہے جو اللہ تعالیٰ دینا چاہتا ہے۔ ان معنوں میں (-) اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔

یہ وہ آیت ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے متعلق نازل ہوئی اور بعض دشمنوں نے جن میں بہائی بھی شامل ہیں اس کا ایک غلط نتیجہ نکالنے کی کوشش کی اور عیسائی بھی اسی پر اعتراض کرتے ہیں کہ محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے حالانکہ وضاحت موجود ہے۔ اس لئے اللہ کا ہاتھ قرار دیا ہے کہ بیعت اللہ کی خاطر کرتے ہو، محمدؐ رسول اللہ کے ہاتھ کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کی خاطر کرتے ہو اور اس طرح اس بیعت کو چمٹ جاتے ہو جیسے کہ اللہ کا ہاتھ تمہارے ہاتھ پر رکھا ہوا ہو۔

پس فرمایا "جس طرح بادشاہ اپنی رعایا میں اپنے نائب کو بھیجتا ہے اور پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے"۔ اب دیکھیں یہ ساری باتوں کی وضاحت اس میں موجود ہے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے باوجود بعض دشمن جو ہرزہ سرائی کرنا چاہیں یہ ان کی مرضی ہے۔ وہ آپ ہی اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں گے۔ فرماتے ہیں "پھر جو اس کا مطیع ہوتا ہے اسے بادشاہ کا مطیع سمجھا جاتا ہے ایسے ہی اللہ تعالیٰ بھی اپنے نائب دنیا میں بھیجتا ہے۔ آج کل تو یہ ایک بیج ہے جس کے ثمرات تمہارے تک ہی نہ ٹھہریں گے بلکہ اولاد تک بھی پہنچیں گے۔ سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"۔

اب یہ ایک پیشگوئی تھی جس کو لفظاً لفظاً جماعت عالمگیر نے اپنے حق میں پورا ہوتے دیکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے ہاتھ پر جن لوگوں نے اخلاص سے بیعت کی تھی ان کی اولادوں کا تتبع کر کے دیکھیں کہ کہاں کہاں پہنچیں اور خدا تعالیٰ نے کیسی کیسی شانیں ان کو عطا کیں ۔ روحانی شانیں جنہوں نے حاصل کیں انہوں نے تو اصلیت کو پالیا مگر جن کو روحانی شانیں نصیب نہ ہو سکیں دنیا میں بھی خدا نے کمی نہ ہونے دی، بہت کچھ دیا اتنا کہ حیران رہ گئے۔ ایک چھوٹا ساز میندار جو سبزیاں کاشت کرتا تھا باغ ٹھیکے پر لیتا تھا حضرت مسیح موعود (-) نے اس کو باگاں والے کہا، یہ باغوں والا ہے اور باغ و بہار والا بن گیا اور اللہ کے فضل سے اس کی اولاد سب دنیا میں پھیلی اور ان میں بہت ہیں جو خدا تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر کرتے ہوئے جو ان کے دادا یا باپ دادا پر تھی خدا تعالیٰ کے نعمت سے چمٹے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اعتصام کر لیا ہے اللہ کے ساتھ اور کچھ ایسے ہیں جن کو توفیق نہیں ملی مگر وہ نعمتیں ان کے ساتھ پھر بھی چمٹی ہوئی ہیں اور دنیا کی فضیلتوں کے لحاظ سے ظاہر کر رہی ہیں، گواہی دے رہی ہیں کہ ان کے باپ دادا سچے تھے اور سچے کے ہاتھ میں ہاتھ دیا تھا۔

پس "سچے دل سے توبہ کرنے والوں کے گھر رحمت سے بھر جاتے ہیں"۔ رحمت کے جو مفہوم بھی آپ لیں وہ گھر ضرور بھرتے ہیں اس سے۔ "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ اب یہ ایک فرق کرنے والا مضمون ہے جو خدا کے سچوں کو دوسروں سے جدا کر دیتا ہے۔ دوسرے لازماً اسباب کے محتاج ہوتے ہیں اسباب کے بغیر ان کے لئے کوئی کام نہیں چلتے۔ یہ الگ بات ہے کہ اسباب اختیار کرنے کے باوجود بھی بہت کام نہیں چل رہے، دھکے کھاتے پھرتے ہیں اسباب کی پیروی کرتے چلے جاتے ہیں مگر اسباب اختیار کرنے کے باوجود، بظاہر ان کا حق ادا کرنے کے باوجود بھی ان کے کام نہیں بنتے۔ مگر خدا کے وہ سچے ہیں جن کے ہاں اسباب کی کوئی محتاجی نہیں ہوتی اور جب اسباب نہ ہوں تو بسااوقات ان کے دل میں اللہ تعالیٰ دعا کی ایسی پر زور تحریک ڈالتا ہے کہ اس تحریک کے ساتھ ہی وہ یقین کر لیتے ہیں کہ ہماری دعا مقبول ہو گئی ہے اور دیکھنے والے بھی پھر اپنے حق میں ان دعاؤں کو مقبول ہوتا دیکھتے ہیں اور حیرت انگیز دعا کی قبولیت کے نشان ظاہر ہوتے ہیں۔

پس فرمایا: "دنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو"۔ اسی نے اسباب پیدا کئے ہیں وہ کیسے مجبور ہو سکتا ہے کہ اسباب کا محتاج ہو اپنے پیاروں کے کام بنانا چاہے تو بغیر اسباب کے بھی بناتا ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے"۔ یہ الفاظ مسیح موعود (-) کے ہیں "اور کبھی اسباب پیدا کر کے"۔ اس کو یوں پڑھیں گے یعنی یہ ایک فقرہ ہے۔ "کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے"۔ یعنی جن اسباب کا پیدا کرنا ان کی طاقت میں نہیں تھا وہ اسباب ان کے لئے پیدا کر دیتا ہے اور ان کے نتیجے میں پھر ان اسباب کو برکت ملتی ہے اور وہ پھلدار بن جاتے ہیں۔

فرمایا "اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے"۔ "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے جو دنیا میں ہر جگہ دکھائی دیتی ہے۔ بہت لوگ ہیں جن کی محنتوں کی وجہ سے انہوں نے یہی سمجھا کہ محض محنتوں کی وجہ سے ان کے کاروبار کو پھل لگے اور بکثرت پھل لگے۔ بہت ان کو برکتیں ملیں لیکن جب ان کے کام بگڑ گئے، جب خدا نے چاہا کہ مزید نہ چلیں، جب خدا نے سمجھا کہ یہ اپنے اوپر زیادہ انحصار کرنے لگ گئے ہیں تو "بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے"۔ کچھ پیش نہیں جاتی، کچھ بھی عقل کام نہیں کرتی، ہر ذریعہ اختیار کر لیتے ہیں لیکن سارے بے ثمر ذریعے رہتے ہیں ان ذرائع کو کوئی بھی پھل نہیں لگتا۔

ابھی کل ہی کی ڈاک میں ایک غیر احمدی دوست کا خط ملا ہے مالی امداد کے لئے نہیں بلکہ دعا کی خاطر۔ اس نے لکھا کہ میں نے ایک زمانے میں اپنے ماں باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بہت عمدگی کے ساتھ محنت کی، تجارت کو بہت برکت ملی، میں کروڑ پتی ہو گیا اور کچھ عرصے سے میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے سارے کام بگڑ گئے یہاں تک کہ بیوی کا زیور بیچ کر میں نے تجارت میں لگا دیا وہ بھی ڈوب گیا اب کوئی گھر کا سرمایہ باقی نہیں رہا۔ میں نے ایک احمدی سے سنا ہے، یعنی وہ غیر احمدی لکھتا ہے، کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے اور آپ سے میں صرف یہ درخواست کرتا ہوں کسی مالی امداد کا مطالبہ نہیں کرتا کہ میرے لئے دعا کریں کہ جس نے بنے بنائے توڑے ہیں وہ توڑے ہوئے پھر بنا دے۔ تو میں نے بھی اس کے لئے دعا کی اور آپ سب سے بھی درخواست کرتا ہوں کیونکہ وہ محض اللہ کی خاطر جھکا ہے اور اس نے امید ظاہر کی ہے کہ اب دنیا کا کوئی پیر فقیر کام نہیں آسکتا مگر اس وقت جو خدا تعالیٰ کی جماعت کا نمائندہ ہے وہی میرے کام آئے گا تو آپ سب بھی تو اس میں شامل ہیں۔ آپ بھی میری دعا کے ساتھ شامل ہو کر اس کی مدد کریں۔

چنانچہ اس کے آخر پر فرماتے ہیں "غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو"۔ "ہمیشہ ذکر کرو"۔ یہ ذکر انسانی دل پر غالب رہنا چاہئے، اس کے دماغ پر غالب رہنا چاہئے، سیر و تفریح ہو، کھیل کود ہو جو کچھ بھی ہو ذکر الٰہی سے دل ہمیشہ روشن رہنا چاہئے۔ فرمایا "ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے"۔ اگر تم اس ذکر سے تھک جاؤ گے تو شیطان جو تمہارے پیچھے پیچھے بھاگ رہا ہے تمہیں پکڑنے کے لئے وہ تم پر غالب آجائے گا۔ "اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو"۔ یہ بہت ہی بنیادی اور مرکزی حقیقت ہے کہ توبہ کی ہے تو اس کو زندہ رکھو جس کا مطلب یہ ہے کہ توبہ کرنے کے بعد اس کو زندہ رکھنا ایک مسلسل جدوجہد کو چاہتا ہے۔ یہ تصور خیالی ہے کہ توبہ کی اور چھٹی ہو گئی۔

تو یہ آغاز ہے خدا کی راہ میں جدوجہد کرنے کا، تمام جدوجہد توبہ کے بعد شروع ہوتی ہے اور توبہ کو زندہ رکھنے کی کوشش ہی انسان کو زندہ رکھتی ہے۔ جس طرح نماز کو قائم کرنے کی کوشش سے انسان کو نماز قائم کرتی ہے اسی طرح توبہ کا حال ہے۔ "توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو"۔ یعنی کوئی وقت بھی ایسا نہیں آنا چاہئے کہ توبہ سے تمہارا دل اچاٹ ہو جائے اور پھر تم دنیا کی طرف کلیۃً جھک جاؤ۔ "کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بے کار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے"۔ پس توبہ کے اوپر زور مارتے رہو جب تک تم یہ روحانی ورزش کرتے رہو گے تمہارا یہ عضو بے کار نہیں ہو گا، اس میں جان پڑتی رہے گی۔ جب چھوڑ بیٹھو گے تو معطل عضو بے کار ہو جایا کرتے ہیں پھر تمہاری زندگی مفلوج ہو جائے گی خدا

کی راہ میں کوئی بھی سعی نہیں کر سکو گے۔

اسی عبارت میں آگے چل کر فرمایا "ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مد نظر رکھنا اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں"۔ اب ان کو اچھی طرح پلے باندھ لیں۔ نمبر ایک استغفار، نمبر دو توبہ، نمبر تین دینی علوم کی واقفیت، نمبر چار خدا تعالیٰ کی عظمت کو مد نظر رکھنا اور نمبر پانچ پانچوں وقت کی نماز کو ادا کرنا۔ یہ پانچ باتیں ہیں جو بنیادی طور پر پہلے بھی بیان کی جاتی رہی ہیں انبیاء کی طرف سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے بھی جیسا کہ میں نے حدیث پیش کی تھی پانچ ہی باتوں کا حکم دیا ہے، یہی پانچ باتیں ہیں۔

"نماز دعا کی قبولیت کی کنجی ہے"۔ سب دعائیں، سب تمنائیں نماز سے مل سکتی ہیں۔ "جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوق الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔ (البدر ۲۴/اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۶، ۱۰۷)۔ اب چونکہ وقت ہو گیا ہے اس لئے انشاء اللہ باقی اگلے جمعہ۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 12- مارچ 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 8

نے روسی خبر رساں ایجنسی تاس کو انٹرویو میں کہا ہے کہ روس کے ساتھ حقائق کی بنیاد پر نئے تعلقات قائم کریں گے۔ وزیر اعظم پیر کے روز ماسکو روانہ ہوئے۔ 25- سال کے بعد کسی پاکستانی وزیر اعظم کا یہ پہلا دورہ روس ہے۔

انصاف کی توقع نہیں

پیپلز پارٹی کی سربراہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ بھی حکومتی دباؤ میں ہے۔ اس سے انصاف کی توقع نہیں۔ احتساب بنچ کا فیصلہ ایسے شخص نے لکھا ہے جس کے شریف خاندان سے تعلقات ہیں۔ جسٹس قیوم کی شمولیت کے خلاف متعدد بار احتجاج کیا لیکن میری اپیل مسترد کر دی گئی۔ زی انڈیا ٹی وی اور امریکہ ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مجھے تشویش ہے کہ سپریم کورٹ حکم امتناعی دینے میں حکومتی دباؤ برداشت نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ انسانی حقوق تنظیم کا کہنا ہے کہ پاکستانی عدلیہ سخت دباؤ میں ہے۔

سندھ ہائی کورٹ بار کی متفقہ قرارداد

لاہور ہائی کورٹ نے ہمیشہ بھٹو خاندان کے خلاف فیصلہ دیا۔ یہ بات سندھ ہائی کورٹ بار اور ڈسٹرکٹ بار سکھر کی متفقہ قرارداد میں کہی گئی۔ قرارداد میں کہا گیا کہ سماعت کے دوران ہی بینظیر بھٹو ابا جی اور ان کے صاحبزادوں کی بدنیتی واضح کر چکی تھیں روئے زمین پر کوئی شخص ایسے فیصلے کو انصاف قرار نہیں دے سکتا۔

سرگودھا لودھراں میں مظاہرے

سرگودھا اور لودھراں میں بینظیر بھٹو کی نااہلی کے خلاف مظاہرے ہوئے۔ وزیر اعظم کا پتلا نذر آتش کیا گیا۔ پیپلز پارٹی کے عہدیداروں نے سیاہ پٹیاں باندھ کر احتجاجی کیمپ لگائے۔ مظاہرین نے کہا کہ اس فیصلے کے نتائج پورے ملک کو بھگتنا ہوں گے۔

احتجاج پر پہلا استعفیٰ

سندھ اسمبلی کے رکن مخدوم رفیق الزمان نے بینظیر بھٹو کو نااہل کرنے کے فیصلے کے خلاف احتجاج کے طور پر سندھ اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کی قائد کے خلاف احتساب بنچ کا فیصلہ منظور نہیں اس لئے احتجاجاً مستعفی ہو رہا ہوں۔ دیگر ارکان بھی استعفے دینے کو تیار ہیں۔

بینظیر کی گرفتاری کا منصوبہ

وزارت قانون اور وزارت داخلہ نے بینظیر بھٹو کی گرفتاری کے لئے حکمت عملی طے کر لی ہے۔ اپوزیشن لیڈر کو ایئرپورٹ پر ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔

خواجہ ریاض بمقابلہ بن یامین رضوی

پنجاب میں مسلم لیگی حکومت کی دو نمایاں شخصیات میں صلح کے باوجود محاذ آرائی جاری ہے۔ وزیر اعظم کی کھلی کچہری کے انچارج خواجہ ریاض محمود نے کہا ہے کہ اگر میجر اعظم کا قتل ثابت ہو گیا تو صوبائی وزیر بن یامین رضوی جلد ہی جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔

لغاری کے الزام پر بینظیر کو سزا

وزیر اطلاعات سید مشاہد حسین نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو کو لغاری کے الزام پر سزا ملی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ سابق صدر لغاری نے اسی کیس میں کرپشن کا الزام لگا کر بینظیر حکومت برطرف کی تھی۔

فیڈریشن کمزور ہو گئی

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرے خلاف عدالتی فیصلے سے فیڈریشن کمزور ہو گئی ہے۔ پنجاب کو اب موثر کردار ادا کرنا پڑے گا۔ سیاست سے کبھی آؤٹ نہیں ہو سکتی۔ تاریخ گواہ ہے کہ ضیاء الحق نے مجھے سیاسی منظر سے ہٹانے کے لئے ہر حربہ استعمال کیا مگر خود شکار ہو گئے۔

فاتح ٹیم کا استقبال

شارجہ کپ کی فاتح کرکٹ ٹیم جب لاہور پہنچی تو وزیر کھیل سید مشاہد حسین نے ان کا استقبال کیا اور امید ظاہر کی کہ ٹیم ورلڈ کپ بھی جیت کر دکھائے گی۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم قدیر احمد صاحب تبسم مربی سلسلہ ولد مکرم محمد بشیر صاحب جٹ محلہ باب الابواب ربوہ کے نکاح کا اعلان محترم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر نے بہمراہ مکرم سعدیہ رشید صاحبہ بنت مکرم رشید احمد صاحب بٹ محلہ ناصر آباد کالونی ربوہ بعوض مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر کیا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا کریں۔

○ مکرم مجید احمد صاحب ابن مکرم احمد دین صاحب کوارٹر نمبر 206 صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نکاح بہمراہ عزیزہ راشدہ صاحبہ بنت مکرم نور احمد صاحب دارالعلوم غربی حلقہ خلیل ربوہ بعوض دس ہزار روپے حق مہر مورخہ 99-4-3 کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے پڑھا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک و مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گمشدہ کاغذات

○ مکرم عبدالحمید اختر صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر دارالصدر غربی (حلقہ لطیف) کے کچھ ضروری کاغذات مورخہ 99-4-18 کو جس میں پنشن بک اور کچھ چٹھیاں تھیں فضل عمر ہسپتال سے ریلوے پھاٹک کے درمیانی علاقے میں کسی جگہ گر گئے ہیں جن صاحب کو ملے ہوں دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ محترم ضیاء الرحمٰن خان صاحب ابن حکیم عطاء الرحمٰن خان صاحب آف داتہ ضلع مانسہرہ حال B-122 ناصر آباد ربوہ مورخہ 99-3-25 کو انگلستان میں ہارٹ کے بائی پاس آپریشن کے دوران بعمر 73 سال وفات پا گئے۔ مرحوم پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی سے سینئر ریسرچ آفیسر کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے تھے۔ وفات سے پہلے دارالقضاء' صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بطور قاضی کے طور پر خدمات بجا لا رہے تھے۔ مرحوم کے والد حکیم عطاء الرحمٰن خان صاحب نے سیدنا حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول سے حکمت کی تعلیم حاصل کی اور ابتدائی شاگردوں میں شمار ہوئے۔

یکم اپریل 1999ء کو بعد نماز عصر بیت المہدی ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ محترم صوبیدار عبدالرحیم آف داتہ حال دارالرحمت غربی ربوہ نے دعا کروائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے اور پسماندگان اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق ملتے رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان تعلیم متوجہ ہوں

○ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ سال بھر مختلف تعلیمی ادارہ جات میں داخلہ و دیگر تعلیمی معلومات سے متعلق تقریباً 400 اعلانات "الفضل" میں شائع کرواتی ہے۔ تاکہ طلبہ و طالبات کو یہ معلومات بروقت مل سکیں اور وہ اس سلسلہ میں کارروائی کر سکیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا یہ بھی فرض ہے کہ یہ اعلانات جو الفضل میں شائع ہوتے ہیں کا اپنے پاس ریکارڈ رکھیں اور اپنے سینٹرز میں ان کو آویزاں کریں نیز خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ و جماعتی اجلاسات میں ان کے بارے میں اعلان کروائیں تاکہ کوئی بھی احمدی طالب علم محروم نہ رہے۔ بہت سے طلباء و طالبات بروقت معلومات نہ ملنے کی وجہ سے محروم رہ جاتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیکرٹریان تعلیم کا بروقت متعلقہ معلومات پہنچانا بہت فائدہ مند ہو گا۔ نیز سیکرٹریان تعلیم کو مختلف اداروں کے بارے میں جو بھی معلومات حاصل ہوں وہ چھپی ہوئی صورت میں نظارت ہذا کو ضرور ارسال کریں۔

(نظارت تعلیم)

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بد گندم کھاتہ نمبر 23-3/4550 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرما دیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین گندم)

A Leading Name in Screen Printing
KHAN NAME PLATES
NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)
LAHORE, Ph: 5150862-844862

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 19- اپریل- گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 38 درجے سنٹی گریڈ

20-اپریل-غروب آفتاب- 6-44

21-اپریل-طلوع فجر- 4-03

21-اپریل-طلوع آفتاب 5-30

عالمی خبریں

پھر حکومت بنا سکتے ہیں

بھارت کے نگران وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی نے اعلان کیا ہے کہ ہم پھر حکومت بنا سکتے ہیں- یہ بات انہوں نے اس وقت کہی جب یہ خبر ملی کہ کانگریس کی سربراہ اور آں جہانی راجیو گاندھی کی بیوہ سونیا گاندھی اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہی ہیں- دو چھوٹی پارٹیوں تلگو دیشم پارٹی اور بائیں بازو کی آر ایس پی نے ہر صورت میں کانگریس کی حکومت کا راستہ روکنے کا اعلان کیا ہے- آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا باب نائیڈو نے کہا ہے کہ کانگریس نے اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے ملک کا سیاسی ماحول خراب کیا- واجپائی حکومت کو گرانے سے دنیا میں بھارت کی ساکھ قائم ہوئی تاہم انہوں نے کہا اب بی جے پی سے بھی تعاون نہیں کریں گے-

سونیا گاندھی کا دعویٰ

کانگریس کی سربراہ سونیا گاندھی نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ وہ تین دن کے اندر اندر حکومت بنا لیں گی صدر کے آر نارائن نے کہا ہے کہ اپوزیشن 24 گھنٹے گذر جانے کے باوجود متبادل حکومت کے لئے کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھا سکی- سونیا گاندھی کا دعویٰ ہے کہ نئی حکومت کی تشکیل کوئی مسئلہ نہیں- چھوٹی سیاسی جماعتوں سے صلاح مشورے مکمل کر لئے گئے- مبصرین کا کہنا ہے کہ حکومت بنانا واجپائی حکومت گرانے سے زیادہ مشکل ہوگا- کانگرس کو ایک درجن سے زیادہ چھوٹی جماعتوں کی حمایت حاصل کرنا ہوگی-

نئے انتخابات کا امکان

بھارت کے سیاسی بحران کا ممکنہ حل نئے مڈٹرم انتخابات کو قرار دیا گیا ہے- بھارتی اخبارات بھی نئے انتخابات کے حق میں رائے دے رہے ہیں-

نیٹو کی دو لاکھ فوج تیار

کوسوو پر قبضہ کرنے کے لئے نیٹو کی دو لاکھ افواج تیار ہیں- زمینی حملہ دو مرحلوں میں کیا جائے گا- پہلے مرحلے میں 8 ہزار فوجی کوسوو پر قبضہ کریں گے- دوسرے مرحلے میں 2 لاکھ افواج سربیا اور بلغراد پر مکمل قبضہ کرلیں گی- بڑے حملے میں 20 ہزار افواج پر مشتمل جائزہ فورس اور خصوصی فوج شامل ہوگی- اس میں بارودی سرنگوں اور دھماکہ خیز مواد کے ماہرین بھی شامل ہونگے-

جائیں تو جائیں کہاں

سربوں سے جان بچا کر بچ نکلنے والے کوسوو کے مہاجرین کو مقدونیہ میں مظالم کا سامنا ہے- مقدونیہ کی پولیس نے ایک مہاجر کی ناک کی ہڈی توڑ دی اسے سخت زخمی کر دیا- وہ نہیں جانتا کہ اس کے بیوی بچوں کا کیا بنا ہے جنہیں وہ گھر چھوڑ آیا تھا-

ہجرت یا موت کا سفر

سربوں سے جان بچا کر بے سروسامانی کی حالت میں ہمسایہ ملکوں البانیہ اور مقدونیہ میں پناہ حاصل کرنے کے لئے ہجرت کرنے والے کوسوو کے مہاجرین کے سفر کو موت کے سفر کا نام دیا گیا ہے- اکثر پناہ گزینوں کو اپنے بوڑھوں اور بچوں کو اٹھا کر پیدل چلنا پڑتا ہے- یوگوسلاوی فوج کے افراد اکثر ان پناہ گزینوں کی کاروں اور کپڑوں کو آگ لگا دیتے ہیں- اس علاقے میں بارش ہو رہی ہے اور سردی بڑھ گئی ہے- سرب فوجی ان جانے والوں کے ٹریکٹروں ٹرالیوں کاروں پر سے نمبر پلیٹیں اکھاڑ ڈالتے ہیں تاکہ کوسوو سے ان کی شناخت ثابت نہ ہو سکے-

دریائے نیل کے نیچے سب وے

مصر کے صدر حسنی مبارک نے اتوار کے روز دریائے نیل کے نیچے تعمیر کی جانے والی سب وے کا افتتاح کیا- خطیر رقم سے مکمل ہونے والے اس راستے سے 40 لاکھ افراد کو فائدہ پہنچے گا-

ملکی خبریں

تیل مہنگا کرنے کا اصرار

عالمی بنک پاکستان کی حکومت پر مسلسل دباؤ ڈال رہا ہے کہ تیل مہنگا کر دیا جائے- وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے بتایا کہ ٹیلی فون کے نرخوں کے بارے میں آئندہ بجٹ میں غور کیا جائے گا- انہوں نے کہا کہ ملک میں 300-ارب کے ٹیکس چوری کر لئے جاتے ہیں- ان کی وصولیوں میں ہیرا پھیری ہوتی ہے اگر پورے چھ سو ارب وصول ہو جائیں تو عوامی مسائل حل ہو سکتے ہیں انہوں نے بتایا کہ ہم نے 48- ارب کے بیرونی قرضے واپس کئے- وزیر خزانہ نے بتایا کہ سابق حکمران جوڑے نے کراچی میں مختلف ناموں پر 135- پلاٹ حاصل کر رکھے ہیں- ان کو نیلام کرکے رقم قومی خزانے میں جمع کرائی جائے گی-

کوئی ناراض ہے تو عدالت جائے

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ احتساب غیر جانبدارانہ ہے- تاہم اگر کوئی ناراض ہے تو اعلیٰ عدالت میں جائے- سب کو عدالتی فیصلوں کا احترام کرنا چاہئے-

روس کے ساتھ نئے تعلقات

وزیر اعظم نواز شریف

باقی صفحہ 7 پر

ہمارے ہاں بہشتی روم کولرز ● گیزرز ● کوکنگ رینج روم ہیٹر ● ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل الیکٹرونکس
کالج روڈ نند اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
5114822
5118096

آپکی جملہ ہومیوپیتھک ضروریات پوری کرنیوالا ادارہ
محمود ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
اقصیٰ چوک ربوہ

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء و طالبات کیلئے 2 ماہ کے خصوصی کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں
داخلہ شروع ہے خواتین کیلئے علیحدہ کلاسز
ایبکس ABACUS کمپیوٹر اکیڈمی لنک روڈ دارالفتوح موڑ ناصر آباد غربی ربوہ- فون: 920

ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں
ہمیں اپنی تیار کردہ ہومیوپیتھک پراڈکٹس جس میں
☆ ہومیوپوٹینسی ☆ ہومیوپیتھک مدر ٹنکچرز ☆ بائیوکیمک سالٹ
☆ گلوبیولز اور ڈسکس ☆ کمبینیشن ☆ ویٹرنری میڈیسن
کے لئے پاکستان بھر میں ضلع اور ڈویژن کی سطح پر ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں جو کہ مالی طور پر مستحکم اور میڈیسن کی فیلڈ میں تجربہ کار ہوں- رجوع کریں-
N AL-NOOR
AL-NOOR HOMEOPATHIC PHARMACCUTICALS (Rgd.)
603-A, PEOPLES COLONY No.2 FAISALABAD
Phone 041-44384 & 45266 FAX: 041-713567

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ
اکسیر اولادِ نرینہ کورس ★ حبوبِ مفید اٹھرا ★ عنبرین ★ لیکوریَن
معینِ حمل ★ زدجام عشق خاص ★ سونے چاندی کی گولیاں ★ شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں ★ تریاقِ جریان ★ جوہرِ حیات ★ سفوفِ تولیدی
شاہانی ★ قرصِ نور ★ اکسیرِ اطفال ★ بچوں کی چونڈی
رفیقِ اطفال ★ تریاقِ معدہ ★ تریاقِ دمہ ★ تریاقِ بواسیر
حبِ جدوار ★ حبِ ہمزاد ★ راحتِ جان ★ رفیقِ دماغ
دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں- فہرست ادویہ وجنتری 1999ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں- بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں-
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
PHONES : (04524) 211434-212434 FAX : 534